بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

دو روز جمعرات

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۲۹ جمادی الاوّل ۱۳۸۹ھ ـ ۱۴ ظہور ۱۳۴۸ہش ـ ۱۴ اگست ۱۹۶۹ء | نمبر ۱۸۸

پاکستان کے تمام باشندے بلا امتیاز اس مملکت کے مساوی شہری ہیں

ہمیں ملک کے عوام اور بالخصوص غرباء کی بہبودی کیلئے اپنی تمام کوششوں کو وقف کر دینا چاہیئے

قیامِ پاکستان کے موقع پر قائدِ اعظم محمد علی جناح کی یادگار تقریر

آج سے ۲۲ برس قبل اگست ۱۹۴۷ء میں قائدِ اعظم محمد علی جناح نے پاکستان کی دستور ساز اسمبلی میں ایک یادگار تقریر ارشاد فرمائی تھی جس میں آپ نے مملکتِ خداداد پاکستان کی آئیڈیالوجی کی تصریح فرمائی تھی اس تقریر کے چند اقتباس درجِ ذیل کئے جاتے ہیں :۔

" اگر ہم پاکستان کی اس عظیم مملکت کو خرم و خوش حال بنانا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہیئے کہ ہم باشندوں کی خصوصاً عوام اور غرباء کی فلاح وبہبود پر اپنی تمام کوششیں مرتکز کر دیں۔ اگر تم باہم تعاون سے کام کروگے۔ ماضی کو بھول جاؤگے اور مخالفتوں کو ترک کردوگے تو تم لازماً کامیاب ہو جاؤگے۔ اگر تم اپنے ماضی کو بدل دوگے اور اس سپرٹ میں متحد ہو کر کام کروگے کہ تم میں سے ہر ایک خواہ وہ کسی قوم سے تعلق رکھتا ہو۔ خواہ ماضی میں اس کے تعلقات تمہارے ساتھ کیسے ہی رہے ہیں۔ خواہ اس کا رنگ اس کی ذات اور اس کا عقیدہ کچھ بھی ہو اوّل دوم اور آخر اس مملکت کا شہری ہے جس کے حقوق و فرائض بالکل مساوی ہیں تو تمہارے عروج و ارتقاء کی کوئی انتہاء نہ ہوگی ۔ ۔ ۔ میں اس معاملے پر انتہائی زور دینا چاہتا ہوں کہ تم آزاد ہو اِس مملکتِ پاکستان میں۔ تم اپنے مندروں میں آزادانہ جاسکتے ہو اور مساجد اور دوسری عبادت گاہوں میں بھی جانے میں تم آزاد ہو، تمہارا مذہب، تمہاری ذات، تمہارا عقیدہ کچھ بھی ہو کاروبارِ مملکت کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ ہمارا آغاز ایسے ایّام میں ہو رہا ہے جب ایک قوم اور دوسری قوم، ایک ذات اور ملک اور دوسری ذات اور ملک کے درمیان کوئی فرق و امتیاز نہیں رہا۔ ہم اِس بُنیادی اصول کی بناء پر آغازِ کار کر رہے ہیں کہ ہم تمام شہری ہیں۔ اِس مملکت کے مساوی شہری ہیں " (رپورٹ تحقیقاتی عدالت صفحہ ۲۱۱)

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۱۳ ظہور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

● حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب پہلے کی نسبت آرام ہے تاہم ابھی پوری طرح افاقہ نہیں ہوا احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

● محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ بیگم محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب کو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً آرام ہے۔ احباب ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

● محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب کی طبیعت بھی اب بفضلہٖ تعالیٰ بہتر ہے البتہ رات کو دانت درد کی شکایت رہی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بھی کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

● ربوہ ۱۳ ظہور۔ کل رات مطلع ابر آلود رہا آج صبح بارش ہوئی جس کی وجہ سے موسم خوشگوار ہو گیا ہے ۔

اعلانِ تعطیل

کل مورخہ ۱۴ اگست کو پاکستان کے یومِ آزادی کی تقریبِ سعید پر دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی اس لئے ۱۵ اگست کا پرچہ شائع نہ ہوگا قارئین و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔

(مینیجر الفضل)

ربوہ میں یومِ آزادی کا پروگرام

ربوہ میں مورخہ ۱۴/۸/۶۹ بروز جمعرات یومِ آزادی منایا جا رہا ہے۔ پروگرام حسبِ ذیل ہوگا :۔

۱۔ فجر کی نماز کے بعد تمام مساجد میں استحکامِ پاکستان کے لئے اجتماعی دعا کی جاوے گی۔

۲۔ طلوعِ آفتاب کے بعد سے غروبِ آفتاب تک احباب اپنے مکانات پر پاکستان کا جھنڈا لہرائیں۔

۳۔ اپنی اپنی توفیق کے مطابق تمام احباب رات کو چراغاں کا اہتمام اپنے مکانات اور دکانوں پر کریں۔

۴۔ بعد از نماز مغرب مسجد مبارک میں جلسہ عام ہوگا۔ مقامی احباب اس میں شمولیت کے لئے مغرب کی نماز مسجد مبارک میں ادا کرنے کی کوشش کریں جلسہ میں مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ ظہور ۱۳۴۸ ہش

پاکستان شاہراہِ ترقی پر

پاکستان کو معرضِ وجود میں آئے ۲۲ سال ہو گئے ہیں۔ ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء میں علیحدگی کا اعلان ہوا تھا۔ مسلمانوں کا علیحدہ وطن کا تقاضا کئی پہلوؤں سے حق بجانب تھا۔ انگریز جا رہا تھا۔ یہاں ایک ایسی قوم کی اکثریت تھی جو تجربۃً ثابت ہو چکی تھی کہ مسلمانوں کے ساتھ کئی وجوہات کی بناء پر اچھا سلوک نہیں کرے گی۔ ہم اس بارہ میں زیادہ تفصیل میں نہیں جانا چاہتے۔ تاہم اتنا ضرور کہنا ہے کہ ہندوؤں میں ایسے لوگ کثرت سے موجود ہیں جو متعصّب قسم کے مذہبی ہیں اور جو تمام ہندوستان کو اپنی ملکیت اور دوسرے مذاہب والوں کو غیر ملکی سمجھتے ہیں۔ اس طرح سیاسی غلبہ کے بعد ایسی اکثریت سے مسلمانوں کے ساتھ انصاف کی کوئی امید نہیں ہو سکتی تھی۔ چنانچہ انگریزی تسلّط کے ساتھ ہی حساس مسلمانوں کو اس کا تجربہ ہونا شروع ہو گیا تھا۔

پاکستان کا معرضِ وجود میں آنا ایک معجزہ سے کم نہیں ہے۔ خود مسلمانوں میں ایک طبقہ ایسا تھا جو مخالفت میں انگریزوں اور ہندو کانگرس سے بھی آگے نکل گیا تھا۔ ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایک دردِ دل رکھنے والا مسلمان ایسا پیدا کر دیا جو ہر طرح سے چوکس تھا اور جس نے ایک طرف تو مسلمانوں کے بکھرے ہوئے شیرازہ کو ایک محاذ پر جمع کیا اور دوسری طرف مخالفین کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ اس نے یہ جنگ اگرچہ مہلک ہتھیاروں سے نہیں لڑی تھی مگر ایسی جنگ سے کوئی کم بھی نہیں تھی ؎

مردے از غیب برون آید و کارے بکند

یہ شخصیتِ عظیم جناب محمد علی جناح کی تھی جنہیں قوم نے قائد اعظم کا خطاب دیا۔ قائد اعظم نے یہ لڑائی دونوں ہاتھوں سے نہیں بلکہ جو مکھی لڑی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلمانوں کو ایک علیحدہ وطن مل گیا جہاں مسلمان اپنی تہذیب اور مذہب کے مطابق بغیر کسی بیرونی رکاوٹ کے شاہراہِ ترقی پر گامزن ہو سکتے ہیں۔

اگرچہ پاکستان بننے سے پہلے اقتصادی لحاظ سے بھی ایسے وطن کو کمزور بیان کیا جاتا تھا لیکن ہم اس ملک کے باشندوں کی تعریف کرتے ہیں کہ انہوں نے نامساعد حالات کے باوجود پاکستان کو ایک ایسا ملک بنا دیا ہے جو نہ صرف اقتصادی لحاظ سے بلکہ ہر پہلو سے دوسرے کئی ترقی پذیر ممالک کے مقابلہ میں زیادہ پائدار ترقی کرتا چلا گیا ہے۔ اور آج اقوامِ عالم میں اس کو ترقی پذیر ملکوں میں خاص اہمیت حاصل ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ سیاسی لحاظ سے کوئی پائدار حیثیت یہاں ابھی تک پیدا نہیں ہو سکی لیکن باوجود اس کے پاکستانی مسلمان ترقی میں پیچھے نہیں بلکہ آگے ہی قدم رکھتا چلا گیا ہے۔ اور اگرچہ یہاں ابھی تک کوئی مستحکم آئینی حکومت قائم نہیں ہو سکی پھر بھی عوام کی ذہنیت اس حد تک منتشر نہیں ہوئی کہ یہاں بعض دوسرے ملکوں کی طرح جنگلی قانون پر عمل شروع ہو گیا ہو۔

گزشتہ سیاستین نے جو کردار بھی دکھایا ہے پاکستان ہر حال میں شاہراہ ترقی پر گامزن رہا ہے۔ اور ناتجربہ کار ہونے کے باوجود سیاسی لیڈر گو وہ سنجیدگی پیدا نہیں کر سکے جو مثلاً برطانیہ اور امریکہ کے لیڈروں کو حاصل ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پاکستان کسی بڑے حادثہ سے اب تک محفوظ چلا آیا ہے۔ اور ہمیں امید ہے کہ عوام کی ذہنیت اس میں ممد و معاون ثابت ہوئی ہے۔

اس وقت پاکستان کو جس چیز کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے سیاسی لیڈر صبر و تحمل کا سبق سیکھیں۔ اور اگر وہ اپنے نظریات میں کامیاب نہ ہوں تو جو حکومت بھی قائم ہو اس کو کام کرنے دیں بار بار حکومتیں تبدیل کرنا کسی ملک کے لئے مفید نہیں ہو سکتا۔

افسوسناک حالت یہ ہے کہ یہاں بعض لوگوں نے محض اپنی ضد کی وجہ سے کسی دستور پر مطمئن ہو کر حکومت کو کام کرنے نہیں دیا۔ جو اُٹھتا ہے پہلے دستور پر حملہ کرتا ہے۔ حالانکہ ہمسایہ ملک بھارت میں ایک دستور بنا دیا گیا ہے اور اس کی بناء پر حکومت چلی جا رہی ہے۔ برطانیہ میں کوئی تحریری دستور سرے سے ہے ہی نہیں لطف یہ ہے کہ وہاں اب تک شاہی خاندان موجود ہے اور اس کے باوجود بہترین جمہوریت بھی اسی ملک میں قائم ہے۔ امریکہ میں بھی اس کے بانیوں نے جو دستور بنا دیا ہے وہی ابتک چلا جاتا ہے۔ البتہ وقتاً فوقتاً اس میں ترامیم ہوتی رہی ہیں۔ اگر ہمارے سیاستین صبر و تحمل سے کام لیتے تو یہاں بھی آج سے بیس سال پہلے دستور بنایا جا سکتا تھا مگر یہاں کی بیماری یہ ہے کہ بعض ایسے عناصر یہاں موجود ہیں جو ہر دستور پہ آپے سے باہر ہو جاتے ہیں اور ملک میں فتنہ و فساد کے بانی بن جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں کئی بار مارشل لاء کی پناہ لینی پڑی ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جہاں جس ذہنیت کے لوگ ہوں گے اسی قسم کا دستور وہاں آخرکار صورت پذیر ہو جائے گا خواہ آغاز میں اسکی صورت کچھ بھی ہو۔ عوام کی ذہنیت گو آہستہ آہستہ اُبھرتی ہے مگر اُبھرتی ضرور ہے۔ اس لئے جو لوگ یہاں ملک کی بہبودی کے لئے کوئی کام کرنا چاہتے ہیں ان کو چاہیئے کہ وہ بجائے حادثاتی انقلاب لانے کے عوام کی ذہنیتوں کو اپنے نظریات کے رنگ سے رنگین کریں۔

جہاں تک سرمایہ داری اور سوشلزم کا سوال ہے یہ دونوں نظام اب فیل ہو چکے ہیں اور دونوں نظام ترامیم کرتے کرتے ایک دوسرے کے قریب آتے جا رہے ہیں۔ اور ہمیں یقین ہے کہ دونوں کی آخری منزل وہی معتدل نظام ہے جو اسلامی اصولوں کے مطابق ہو گا۔ چاہیئے کہ تمام دُنیا کے مسلمان جن میں سے پاکستان کے علمائے دین کا سب سے بڑا فرض ہے تمام دنیا میں اسلامی نظام کی تبلیغ تحریروں اور تقریروں سے واضح کریں اور بجائے اپنے ملک میں تنازعات برپا کرنے کے ہمیں سرمایہ دارانہ نظام اور سوشلزم کے خلاف عالمی سطح پر جدوجہد کرنی چاہیئے۔ آج دنیا کے حالات ایسے ہو گئے ہیں کہ کوئی ملک بھی دوسرے ممالک سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا اس لئے یہ مفروضہ غلط ہے کہ کسی ملک میں دنیا کے دستوروں سے متاثر ہوئے بغیر کوئی ایسا دستور رائج کیا جائے جس کے لئے دنیا تیار نہیں ہے اگرچہ دُنیا آہستہ آہستہ اسی کی طرف کیوں نہ بڑھ رہی ہو۔ سو حادثاتی انقلابات سوا فتنہ و فساد کے رونما نہیں ہو سکتے جو ترقی پذیر ملکوں کے لئے زہر کا حکم رکھتے ہیں۔

قرآن کریم بھی اللہ تعالیٰ نے بتدریج ہی نازل فرمایا ہے۔ جیسا کہ اس نے خود قرآن کریم میں واضح فرمایا ہے:-

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً كَذٰلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ۔

(ترجمہ) اور کافروں نے کہا کیوں نہ قرآن اس (نبی) پر ایک ہی دفعہ نازل کر دیا گیا ان کا کہنا بھی ایک طرح ٹھیک ہے۔ لیکن ہم نے اس کو مختلف سورتوں اور وقتوں میں اس لئے اُتارا ہے کہ ہم اس (قرآن) کے ذریعہ سے تیرے دل کو مضبوط کرتے رہیں اور ہم نے اس کو نہایت عمدہ بنایا ہے۔

(سورۃ الفرقان آیت ۳۳)

آخر میں ہم یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ گو بعض لیڈروں نے رکاوٹیں بھی ڈالی ہیں تاہم ہر حکومت نے کچھ نہ کچھ اچھا ترقی پذیر کام ضرور کیا ہے۔ خواہ حکومت کیسی بھی رہی ہو۔ اس لئے چاہیئے کہ گزشتہ لیڈروں اور حکومتوں کو ان کی غلطیاں معاف کر دیں اور منفی نقطۂ نظر کی بجائے مثبت نقطۂ نظر اختیار کریں اور صرف ملک و قوم کی آئندہ بہبود کو پیشِ نظر رکھ کر اپنی اپنی بساط کے مطابق کام کرتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کا محافظ ہو۔ آمین ٭

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ
الفضل
خود خرید کر پڑھے

ہمارے قومی مسائل اور ان کا حل

(قائداعظم کے ارشادات کی روشنی میں)

بلاشبہ قائداعظم کا یہ بہت عظیم الشان کارنامہ ہے کہ آپ نے انگریز کی چالوں اور برصغیر میں ہندو راج کے منصوبوں کو خاک میں ملا کر پاکستان حاصل کیا اور اس طرح دنیا میں ایک عظیم اسلامی مملکت قائم کر دکھائی۔ لیکن اس سے بھی عظیم تر کارنامہ آپ کا یہ ہے کہ آپ نے پاکستان کے پہلے گورنر جنرل کی حیثیت سے اس مملکتِ خداداد کو نہایت مضبوط و مستحکم بنیادوں پر قائم کر دکھایا اور اسے ہر خطرہ سے حتی الامکان محفوظ و مامون بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ پیرانہ سالی اور ضعیف العمری میں اتنی محنتِ شاقہ کے بعد جب آپ نے دم لیا۔ تو وہ آپ کا دمِ واپسیں ثابت ہوا۔ اسی طرح آپ نے اس راہ میں اپنی جان تک قربان کر دی۔

یہ عظیم الشان کارنامہ سرانجام دینے کے سلسلہ میں جہاں آپ نے بہت سے عملی اقدامات کئے وہاں مسلسل تقاریر کے ذریعہ قوم کو بیش بہا نصائح سے سرفراز کر کے جادۂ مستقیم پر گامزن رہنے کی پُرزور تلقین فرمائی۔ یہ ان بیش بہا نصائح اور ان پر بدل و جان عمل پیرا ہونے کا ہی نتیجہ تھا کہ اہل ملک جن پر قدرت نے ایک نئی مملکت کو سنبھالنے اور اسے تعمیر و ترقی کی راہ پر گامزن رکھنے کی عظیم ذمہ واری ڈالی تھی۔ اس ذمہ داری کو کمال خوش اسلوبی سے نبھانے میں کامیاب ثابت ہوئے۔ اور پاکستان کے اندرونی اور بیرونی دشمنوں کے تمام منصوبے جو انہوں نے اس نئی مملکت کو اس کے آغاز ہی میں تباہ و برباد کرنے کے لئے بنائے تھے خاک میں مل گئے۔

قائداعظم کی یہ تقاریر اور ان میں بیان کردہ نصائح ہم اہل پاکستان کے لئے بنیادی اہمیت رکھتے ہیں اور انہیں لاریب "نقشِ دوام" کی حیثیت حاصل ہے۔ آپ نے ایک حکیم حاذق اور ماہر طبیب کی حیثیت سے ہر اس قومی مرض کی نشاندہی فرما کر جو اس نئی مملکت کے شہریوں کو لاحق ہو سکتا تھا۔ اس سے بچنے اور محفوظ رہنے کی تدابیر نہایت حکیمانہ انداز میں بیان فرمائیں آپ کے ان ارشادات پر بدل و جان عمل پیرا ہونے اور عمل پیرا رہنے میں ہی پاکستان کی بقا اس کی سالمیت، اس کے استحکام اور اس کی تعمیر و ترقی کا راز مضمر ہے۔ ہمارے وہ تمام قومی مسائل جو آج ہمیں درپیش ہیں۔ ان کا حل اس امر کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔ کہ ہم قائداعظم کے ان بنیادی اہمیت کے حامل ارشادات پر بدل و جان نہ صرف عمل پیرا ہوں بلکہ ہمیشہ ہی عمل پیرا رہیں اور قدم قدم پر ان سے ہی راہ نمائی حاصل کریں۔

ہم ۲۳ دیں یوم آزادی کے پُرمسرت موقعہ پر قائداعظم کے بعض ارشادات ایک خاص ترتیب کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ اگر ان ارشادات کا بغور مطالعہ کیا جائے تو نہ صرف یہ کہ اس وقت ہم جن قومی مسائل سے دوچار ہیں وہ ایک ایک کر کے ہمارے سامنے آتے چلے جائیں گے۔ بلکہ یہ امر بھی منکشف ہوتا چلا جائے گا کہ ان مسائل کا اصل حل کیا ہے۔ یہ اقتباسات محکمہ مطبوعات و فلمسازی حکومت پاکستان کے شائع کردہ دو نہایت ہی بیش قیمت اور کمال درجہ خوبصورت و دیدہ زیب کتابچوں "نقشِ دوام" اور "بابائے قوم نے فرمایا" سے ماخوذ ہیں۔

قائداعظم نے فرمایا:-

حصولِ آزادی کے بعد ہمارا فرض

"آزادی کا مطلب بے لگام ہو جانا نہیں۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ جو رویہ چاہیں اختیار کریں۔ اور جو بھی جی میں آئے کر گزریں یہ پروا نہ کرتے ہوئے کہ مملکت کے دوسرے لوگوں کے مفادات کیا ہیں۔ آپ پر ایک بڑی بھاری ذمہ واری عائد ہوتی ہے۔ اور یہ جائیکہ آپ دوسروں سے بے پروا ہو کر عمل پیرا ہوں اب یہ اور بھی ضروری ہو گیا ہے۔ کہ ہم ایک متحد اور مضبوط قوم کی طرح کام کریں۔ اب ہمیں تعمیری جذبہ درکار ہے نہ کہ ان دنوں کا جنگی جذبہ جب ہم آزادی کے لئے جنگ کر رہے تھے۔

اب ہمیں جو چیز پیدا کرنی چاہیئے وہ تعمیری جذبہ ہے، وہ جھگڑالو طبیعت نہیں جو اس زمانہ کے لئے ٹھیک تھی جب ہم آزادی کے لئے لڑ رہے تھے۔"

(جلسۂ تقسیم اسناد ڈھاکہ یونیورسٹی ۲۴ مارچ ۱۹۴۸ء)

(۲) "اب جبکہ آپ نے اپنا دلی مقصد حاصل کر لیا ہے۔ یعنی اب آپ کی اپنی حکومت ہے، اپنا ملک ہے جہاں آپ آزاد انسانوں کی طرح زندگی گزار سکتے ہیں۔ تو آپ کی اپنی ذمہ واریاں بھی بدل جانی چاہئیں اور آپ کا نقطۂ نظر بھی سیاسی، سماجی، اور اقتصادی مسائل کے بارہ میں یقیناً تبدیل ہو جانا چاہیئے۔"

(اسلامیہ کالج پشاور کے طلباء سے خطاب ۱۲ اپریل ۱۹۴۸ء)

(۳) "میں بعض طبقوں میں افسوس ناک رجحان پاتا ہوں وہ غلامی سے نجات پانے کو جو انہیں حال ہی میں حاصل ہوئی ہے۔ در اصل آزادی خیال نہیں کرتے ..... وہ غلامی سے اس نجات کو ایک کھلی ہوئی چھوٹ سمجھتے ہیں۔ اور یہ کہ گویا ان پر اب کوئی قید یا پابندی نہیں رہی۔ یہ بات صحیح ہے کہ غیر ملکی اقتدار ختم ہو جانے کے بعد لوگ اب اپنی قسمت کا فیصلہ کرنے کا خود ہی اختیار رکھتے ہیں۔ انہیں پوری آزادی حاصل ہے کہ آئینی طور پر جس قسم کی حکومت چاہیں اپنے لئے بنائیں۔ لیکن اس کے معنی یہ نہیں کہ غیر آئینی طور پر کوئی گروہ یا طبقہ حکومتِ وقت پر جس کی تشکیل عوام کی رضامندی سے ہوئی ہے اپنی مرضی یا منشاء کو مسلط کرے۔ حکومت اور اس کی پالیسی منتخب نمائندوں کی رائے سے بدلی جا سکتی ہے۔ لیکن کوئی حکومت بھی غیر ذمہ وار اور ناعاقبت اندیش لوگوں کی ہلڑبازی اور غنڈہ شاہی کو ایک لمحہ کے لئے بھی برداشت نہیں کر سکتی۔ ان رجحانات کو پوری قوت سے کچل دینا پڑتا ہے۔"

(ریڈیو پاکستان ڈھاکہ سے نشری تقریر ۲۸ مارچ ۱۹۴۸ء)

حکومت اور عوام میں باہمی تعاون

(۱) "نکتہ چینی ہمیشہ آسان ہوتی ہے۔ عیب نکالتے رہنا کچھ مشکل نہیں۔ لوگ ان باتوں کو بھول جاتے ہیں جو ان کے لئے کی جاتی ہیں۔ عام طور پر لوگ سمجھتے ہیں۔ ایسا تو ہونا ہی تھا۔ یہ احساس نہیں کرتے کہ اس کی خاطر سختیوں مشکلوں اور خطروں کو جھیلنا پڑا۔

کسی بڑے انتظام حکومت میں ظاہر ہے کہ غلطیاں تو ہوں گی ہی۔ آپ یہ توقع نہیں رکھ سکتے کہ وہ خطا سے بالکل پاک ہوگا۔ ایسا تو دنیا کے کسی ملک میں بھی ممکن نہیں۔ میں یہ نہیں سمجھتا کہ آپ کے ملک کے انتظام میں کوئی نقص ہی نہیں ہے اور اپنی جگہ مکمل ہے ہرگز نہیں۔ نہ میں یہ کہتا ہوں کہ اس میں اصلاح اور ترقی کی گنجائش نہیں ہے۔ نہ میں اس نکتہ چینی کو برا سمجھتا ہوں جو خلوصِ نیت سے سچے محبانِ وطن کی جانب سے ہو۔ ایسی نکتہ چینی ہمیشہ قابلِ قدر ہوتی ہے۔ لیکن جب میں ملک کے بعض گوشوں سے عیب جوئی اور شکایت کے سوا کچھ نہیں سنتا۔ اور حکومت یا حکومت کے ان افراد کی خدمات کے اعتراف میں جو دفادار ہیں۔ جو دن رات آپ کی خدمت میں لگے ہوتے ہیں کوئی تعریف کا لفظ نہیں سنتا۔ تو قدرتی طور پر مجھے اس سے تکلیف پہنچتی ہے۔ اس لئے آپ پہلے اچھے کاموں کی کچھ تو بھلائی بھی بیان کیجئے جو واقعی کئے گئے ہیں۔ اس کے بعد شکوہ و شکایت یا اعتراض کیجئے۔ ہمارا طرزِ عمل آزاد لوگوں کا سا ہونا چاہیئے اور اسی جذبہ کے ساتھ اپنے معاملات کی اصلاح اور درستی کرنی چاہیئے۔"

(ڈھاکہ کے جلسۂ عام میں تقریر ۲۱ مارچ ۱۹۴۸ء)

(۲) "یہ واقعی بڑی خوشی کی بات ہے کہ پاکستان کے عوام اپنے ملک کی ترقی کے امکانات سے باخبر ہیں۔ مگر میں آپ کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ بے صبری اور جلدبازی اتنی ہی خطرناک ہے۔ جتنی ولولے کی کمی اور بے حسی ..... میں آپ کو پُرزور صلاح دوں گا کہ آپ صبر و تحمل سے کام لیں۔ اور ان لوگوں کی حمایت کریں جن کے ہاتھ میں آپ کی حکومت کی باگ ڈور ہے۔ آپ ان کے ساتھ ہمدردی رکھیں اور ان کی مشکلات اور دقتوں کو اسی طرح سمجھنے کی کوشش کریں۔ جس طرح انہیں آپ کی تکالیف شکایات اور پریشانیوں کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

اسی تعاون نیک نیتی اور نیک جذبہ کے بل بوتے پر آپ نہ صرف پاکستان کو قائم رکھ سکیں گے۔ جو آپ نے حاصل کیا ہے بلکہ آپ اسے دنیا کی ایک بڑی مملکت بنا سکیں گے۔" (ایضاً)

سول افسران اور ان کی ذمہ واری

(۱) "آپ کا شمار حکمران جماعت میں نہیں آپ خادم ہیں۔ لوگوں میں یہ احساس پیدا کیجئے کہ آپ ان کے خادم اور دوست ہیں عزت، دیانت، اور عدل و انصاف کا اعلیٰ ترین معیار قائم رکھئے۔ اگر آپ ایسا کریں گے۔ تو لوگوں کو آپ پر اعتبار ہوگا۔ اور وہ آپ کو اپنا دوست اور خیر خواہ سمجھیں گے۔

آپ کو کسی سیاسی جماعت یا کسی خاص سیاست دان کے سیاسی دباؤ سے

مقاصد نہیں ہونا چاہئے۔ اگر آپ پاکستان کے وقار اور عظمت کو بڑھانا چاہتے ہیں تو آپ کو کسی دباؤ کا شکار نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ عوام اور مملکت کے خدام کی حیثیت سے اپنے فرائض بے باکی اور دیانتداری سے انجام دیجئے۔ خدمت مملکت کے سے ایسے ریڑھ کی ہڈی ہے۔ حکومتیں بنتی ہیں ٹوٹتی ہیں، وزیر اعظم آتے ہیں جاتے ہیں، وزیر آتے ہیں جاتے ہیں۔ لیکن آپ لوگ برقرار رہتے ہیں۔ اس لئے آپ پر ایک بہت بڑی ذمہ داری عائد ہے۔"

(سول افسران پشاور کو مشورہ

۱۴ اپریل ۴۸ ۱۹ء)

(۲) "میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ دنیا میں آپ کے ضمیر سے برتر کوئی چیز نہیں ہے۔ جب آپ خدا کے حضور پہنچیں تو یہ کہہ سکیں۔ کہ آپ پر جو فرائض عائد تھے آپ نے انہیں کامل ایمانداری، دیانت خلوص اور وفاداری کے ساتھ ادا کیا۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ اپنے اندر یہ جذبہ پیدا کریں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ یہ جذبہ پیدا کریں گے۔ اور اسی کے مطابق کام کریں گے۔"

(سبی بلوچستان کے سول افسران سے خطاب ۱۲ فروری ۱۹۴۸ء)

قومی یکجہتی اور اتحاد

(۱) "آپ یقیناً یہ محسوس کرتے ہونگے کہ پاکستان جیسی نوزائیدہ مملکت کے باشندوں میں جس کے دو حصے ایک دوسرے سے دور افتادہ بھی ہوں کس درجہ باہمی اتحاد اور اتفاق کی ضرورت ہے۔ اور یہ اتحاد و اتفاق نہ صرف ترقی کے لئے بلکہ اس کی بقا اور اس کے وجود کے لئے ضروری ہے۔

پاکستان مسلمانوں کی وحدت ملی کا آئینہ دار ہے۔ اور اسے ایسا ہی رہنا چاہیئے۔ سچے مسلمانوں کی حیثیت سے ہمارا فرض ہے کہ جان و دل سے اس کی پاسبانی و حفاظت کریں۔ اگر ہم خود کو پہلے بنگالی، پنجابی سندھی وغیرہ خیال کرنا شروع کر دیں اور ضمناً پاکستانی تو یقیناً پاکستان کا شیرازہ بکھر جائے گا۔" (نشری خطاب ڈھاکہ

۲۸ مارچ ۱۹۴۸ء)

(۲) "میری ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ مسلمانوں میں اتحاد پیدا کروں اور مجھے امید ہے کہ پاکستان کی تعمیر و ترقی اور اسے ایک عظیم و شاندار مملکت بنانے کا جو بہت بڑا کام ہمیں درپیش ہے۔ اس کے پیش نظر ہمیں یکجہتی کی پہلے سے کہیں زیادہ ضرورت ہے۔ ہم مسلمانوں کا ایمان ہے کہ خدا ایک ہے، رسولؐ ایک ہے، قرآن ایک ہے، اس لئے ہمیں ایک ملت بنکر متحد رہنا چاہیئے۔ ایک پرانی کہاوت ہے کہ اتفاق میں طاقت اور نا اتفاقی میں ہلاکت ہے۔"

(جرگہ جملہ قبائلی سرحد سے خطاب پشاور، ۱۷ اپریل ۱۹۴۸ء)

(۳) "جب میں پاکستان کے کسی طبقہ پر صوبائیت کا غلبہ پاتا ہوں تو مجھے قدرتی طور پر دکھ ہوتا ہے۔ پاکستان کو اس برائی سے آزاد ہونا چاہیئے۔ یہ تو پرانے دور حکومت کی یادگار ہے۔ جب آپ تحکم انگریزوں کے تحکم سے بچنے کے لئے صوبائی خود اختیاری اور مقامی آزادئ عمل پر جان دیتے تھے۔ مگر اب جبکہ مرکزی حکومت اور اقتدار تمام تر آپ کا اپنا ہے۔ اس انداز سے سوچتے چلے جانا محض حماقت ہے بالخصوص جبکہ آپ کی مملکت نئی نئی وجود میں آئی ہے۔ اور شدید ترین اندرونی اور بیرونی مسائل سے دوچار ہے۔ اس نازک موقعہ پر صوبائی مقامی یا ذاتی مفاد کو مملکت کے کسی اہم مفاد پر غالب آنے دینا خودکشی کے مترادف ہے۔"

(بجواب سپاسنامہ بلدیہ کوئٹہ

۵ جون ۱۹۴۸ء)

معاشرتی انصاف اور معاشی نظام

(۱) "اخوت، مساوات اور حریت — یہ ہیں ہمارے مذہب، تہذیب اور تمدن کے بنیادی نقطے۔ ہم نے حصول پاکستان کی خاطر اسی لئے جنگ کی کہ برصغیر پاک و ہند میں ان انسانی حقوق کے پامال ہونے کا اندیشہ تھا۔" (استقبالیہ میں تقریر

چاٹگام ۲۶ مارچ ۱۹۴۸ء)

(۲) "اپنی ہی مملکت کا قیام صرف حصول مقصد کا ذریعہ تھا نہ کہ مقصود بالذات۔ مدعا یہ تھا کہ ہماری اپنی ہی ایک مملکت ہو جس میں ہم آزاد انسانوں کی حیثیت سے جئیں اور زندگی بسر کریں۔ جسے ہم اپنی تہذیبی روش اور تمدنی خصوصیات کے مطابق ترقی دے سکیں۔ اور جہاں اسلام کے معاشرتی انصاف کے اصول پوری آزادی سے بروئے کار آسکیں۔" (عمال حکومت سے خطاب

کراچی ۱۱ اکتوبر ۱۹۴۷ء)

(۳) "اگر ہم اقتصادیات کے بارہ میں مغربی نظریئے اور مسلک اختیار کریں تو اس سے ہمیں لوگوں کو مطمئن و خوشحال بنانے کا مقصد حاصل کرنے میں کوئی مدد نہیں ملیگی ہمیں اپنا راستہ آپ بنانا چاہیئے۔ اور دنیا کو ایسا معاشی نظام پیش کرنا چاہیئے جو فی الحقیقت مساوات اور سماجی انصاف کے اسلامی تصور پر مبنی ہو۔ اس طرح ہم مسلمان بحیثیت سے اپنا فرض پورا کریں گے۔ اور نوع انسان کو امن و آشتی کا پیغام دیں گے فقط یہی پیغام ہے۔ جو نوع انسان کو بچا سکتا ہے۔ اور اس کی بہبودی خوشی و خرمی اور خوشحالی کا ضامن ہو سکتا ہے۔"

(افتتاح دولت بنک پاکستان کے موقعہ پر تقریر کراچی یکم جولائی ۱۹۴۸ء)

اعلیٰ سیرت کا کمال

(۱) "ہم میں اعلیٰ سیرت کا کمال باقی نہیں رہا۔ سیرت کیا ہے؟ عزت نفس کا انتہائی احساس راستبازی، یقین، ترغیب و تحریص سے بیگانگی اور ہر وقت قوم کے مجموعی فائدہ کی خاطر خود کو محو کر دینے پر آمادگی۔"

(کنونشن مسلم لیجسلیٹرز میں تقریر دہلی

۱۱ اپریل ۱۹۴۶ء)

(۲) "ہم اس وقت جس دنیا میں زندگی گذار رہے ہیں۔ وہ کسی طرح بھی کامل نہیں کہلائی جا سکتی۔ تہذیب و تمدن کی ترقی کے باوجود جنگل کا قانون جاری ہے۔ جس کی لاٹھی اس کی بھینس کے مصداق طاقتور کمزوروں سے ناجائز فائدہ اٹھانے سے باز نہیں رہتے۔ اپنی ترقی کو مقدم رکھنا، حرص اور طاقت حاصل کرنے کا خبط نہ صرف افراد بلکہ اقوام کا بھی وطیرہ بن چکا ہے۔ اگر ہم ایک زیادہ محفوظ پاکیزہ اور پُرمسرت دنیا پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں اصلاح کا کام افراد سے شروع کرنا پڑے گا۔ بچپن ہی سے فرد کی زندگی میں دوسروں کی خدمت اور قول و فعل اور خیال کی پاکیزگی کا مسلک پیدا کر دینا چاہیئے۔ اگر ہمارے نوجوان سب کو دوست بنانے، سب کی ہمہ وقت خدمت کرنے، ذاتی مفاد کو دوسروں کی بھلائی کے سامنے پس پشت ڈالنے اور خیالی الفاظ اور عمل میں تشدد سے بچنے کا سبق سیکھ لیں۔ تو امید واثق ہے کہ عالمگیر اخوت ہمارے امکان اور دسترس میں ہوگی۔"

(بوائے سکاؤٹس سے خطاب ۲۲ دسمبر ۴۷ء)

طلباء کو مشورہ

(۱) "میرے نوجوان دوستو! میں تمہاری طرف اس توقع سے دیکھتا ہوں کہ تم پاکستان کے حقیقی معمار ہو۔ دوسروں کا آلہ کار مت بنو۔ اور ان کے بہکانے پر مت آؤ۔ اپنے اندر مکمل اتحاد اور جمعیت پیدا کرو۔ اس کی مثال قائم کر دو کہ نوجوان کیا کچھ کر سکتے ہیں۔ اگر تم اب اپنی قوتوں کو فضول کاموں میں ضائع کر دوگے۔ تو بعد میں ہمیشہ افسوس کروگے۔ جب تم یونیورسٹیوں اور کالجوں سے فارغ التحصیل ہو جاؤ۔ تو پھر آزادی سے سرگرم کار ہو کر اپنی اور مملکت دونوں کی مدد کر سکتے ہو۔"

(طلبہ جامعہ میں تقریر ڈھاکہ

۲۱ مارچ ۱۹۴۸ء)

(۲) "اپنے آپ سے انصاف، والدین سے انصاف، بلکہ مملکت سے بھی انصاف اسی میں ہے کہ تمہاری اہم ترین مصروفیت تمام تر تحصیل علم ہی سے مخصوص رہے۔ صرف اسی طرح تم خود کو اس زندگی کی اس جنگ کے لئے تیار کر سکتے ہو۔ جو آگے چل کر پیش آنے والی ہے۔ صرف اسی طریقے سے ہی تم اپنی مملکت کے لئے اہم اثاثہ اور طاقت و فخر کا سرچشمہ بن سکتے ہو۔ صرف اسی طرح تم ان عظیم معاشرتی و معاشی مسائل کو حل کرنے میں مدد دے سکتے ہو۔ جو درپیش ہیں۔" (ڈھاکہ یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد میں طلباء سے خطاب ۲۴ مارچ ۴۸ء)

(۳) "تم سے جن فرائض کی توقع ہے وہ یہ ہیں کہ ضبط کا اعلیٰ احساس، کردار اور ٹھوس علمی پس منظر پیدا کرو۔ خود کو تمام تر تحصیل علم کے لئے وقف کر دو کیونکہ یہ پہلا فرض ہے جو تمہارے ذمہ ہے۔ پھر تمہیں خود اپنے لئے اپنے والدین اور مملکت کے لئے اطاعت سیکھنی چاہیئے۔ کیونکہ اطاعت سیکھنے کے بعد ہی تم حکم کرنا بھی سیکھ سکتے ہو۔" (طلبہ اسلامیہ کالج پشاور کے سپاسنامے کے جواب میں۔ ۲ اپریل ۴۸ء)

پاکستان کا آئین اور نظام مملکت

(۱) "پاکستان درحقیقت مسلمانوں کے مطالبہ آزادی کی تکمیل ہے۔ کیونکہ اس میں مسلمان اپنی وضع ہی کی حقیقی جمہوریت قائم کر سکیں گے۔ اس حکومت کو پاکستانی عوام کی تائید حاصل ہوگی۔ اور یہ بلا امتیاز ذات مذہب اور نسل پاکستان کے تمام لوگوں کی مرضی اور منظوری سے کام کرے گی۔"

(نامہ نگار ڈیلی ورکر سے انٹرویو
لنڈن ۱۲ اکتوبر ۱۹۴۴ء)

پاکستان کے وسائل

"قدرت نے آپ کو ہر چیز عطا کی ہے۔ آپ کے پاس لامحدود وسائل ہیں۔ آپ کی مملکت کی بنیاد پڑ چکی ہے۔ اب یہ آپ کا کام ہے کہ اسے تعمیر کریں اور جلد از جلد تعمیر کریں۔ سو آگے بڑھیئے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خدا آپ کو کامیابی عطا کرے۔"

(پاکستان کی پہلی سالگرہ پر پیغام

۱۴ اگست ۱۹۴۸ء)

(مرتبہ:۔ مسعود احمد دہلوی)

پاکستان کا تیسرا پنجسالہ ترقیاتی منصوبہ اور اس کی کامیابی

منصوبہ بندی کی پہلی کوشش پاکستان میں ۱۹۵۳ء میں کی گئی۔ اس کام کے لئے ملک میں ایک "منصوبہ بندی بورڈ" بنایا گیا۔ بعد میں اسے "منصوبہ بندی کمیشن" کا نام دیا گیا۔ یہ ایک عام سا ادارہ تھا جس کی ملک کی حکومت میں بالکل معمولی آواز تھی مگر گزشتہ پندرہ سال میں یہی ادارہ ایک ایسا نظام بن چکا ہے جو ملک کی اقتصادی سرگرمیوں پر بہت کافی اثر انداز ہے۔ منصوبہ بندی کمیشن کا عام تعارف غالباً سب سے زیادہ اس کے پنجسالہ منصوبوں کے باعث ہے۔ جو وہ تیار کرتا ہے۔ وہ اب تک ایسے تین منصوبے تیار کر چکا ہے۔

۱۔ پہلا منصوبۂ ترقی جو ۶۰-۱۹۵۵ء کے لئے تھا
۲۔ دوسرا پنجسالہ منصوبہ جو ۶۵-۱۹۶۰ء کیلئے تیار ہوا
۳۔ تیسرا پنجسالہ منصوبہ ۷۰-۱۹۶۵ء کیلئے وضع کیا گیا ہے۔

۷۵-۱۹۷۰ء کے لئے جو کمیشن چوتھا منصوبہ تیار کرے گا۔ جس کے لئے مواد جمع کیا جا رہا ہے۔ یعنی ایک مکمل و جامع جائزہ کا کام جاری ہے۔ معاشی صورت حال اور معاشی حکمت عملی پر گہری نظر ڈالی جا رہی ہے۔ غرض اس تمام مواد سے تحریر و ترتیب کے کام میں مدد لی جائے گی۔

منصوبہ بندی کمیشن کی ذمہ داری صرف اتنی ہی نہیں ہے کہ ایک دستاویز بنا کر تیار کر دی جائے جسے "پنجسالہ منصوبہ" کا عنوان دیدیا گیا ہو۔ گو کمیشن کا یہ کام نہیں ہے کہ انتظامی معاملات میں بھی دخیل ہو پھر بھی اس کی یہ ذمہ داری ضرور ہے کہ اس کی پیشرفت کی رفتار کو دیکھتا رہے اور یہ کہ حقیقۃً اسے کس طرح بروئے کار لایا جا رہا ہے۔ کمیشن کو اس طرح حکومت کا مشیر بننے کا کردار ادا کرنا پڑتا ہے تاکہ معاشی مسائل پر وقتاً فوقتاً جو باتیں پیدا ہوں ان کے بارے میں مشورہ دے سکے۔

خود کرتے ہیں۔ ان کو قومی اقتصادی کونسل" میں ایک نشست بھی حاصل ہے یہ کونسل ملک کے لئے اقتصادی فیصلے کرنے والی سب سے بڑی مجلس ہے۔ نیز اقتصادی کونسل کی مجلس عاملہ کے لئے سیکرٹیریٹ کا عملہ پلاننگ کمیشن ہی فراہم کرتا ہے۔ "مرکزی ترقیاتی پارٹی" سرکاری شعبے میں شامل ایسے تمام منصوبوں کے لئے رقمی تشخیص تجویز کرتا ہے جو ایک خاص رقمی حد سے متجاوز نہ ہوں۔ یہی جماعت ان منصوبوں کی منظوری بھی دیتی ہے۔ اس کے صدر پلاننگ کمیشن کے سیکرٹری ہوتے ہیں۔

تیسرے پنجسالہ منصوبے کا اقتصادی خاکہ

دوسرے پنجسالہ منصوبے کی کامیابیوں نے بہت ہمت بڑھائی اور نئی امنگوں کے ساتھ پھر کام شروع کیا گیا۔ ملک کے اقتصادی ممکنات پر بھروسہ قائم ہوا اسلئے زیادہ حوصلہ مندانہ کوشش شروع کی گئی۔ چنانچہ جب تیسرے منصوبے کا کام شروع ہوا تو اسے پانچ سال کی نسبتاً کم مدت کے بجائے (جیسا کہ پہلا اور دوسرا منصوبہ تھا) اسے ایک وسیع ڈھانچے پر محیط کیا گیا۔ یعنی بیس سال کے لئے۔ اس دس سال میں منصوبہ بندی کا معقول تجربہ بھی حاصل ہو چکا تھا۔ ادھر ملک کی معیشت نے جو قابل داد کارگزاری دکھائی تھی اس نے اقتصادی ترقی کی منزل قریب کر دی۔ جب منصوبہ سازوں کے ذہن اس ضمن میں سوچنے لگے کہ وقت کا وسیع افق چھونا چاہیئے ایک ایسا وقفہ جو گویا ایک نسل کی عمر کو حاوی ہو۔

تیسرے پنجسالہ منصوبے کے مقاصد:

تیسرے منصوبے کے لئے جو مقاصد مرتب کئے گئے ہیں وہ یہ ہیں

(۱) مجموعی قومی آمدنی کو مدتِ منصوبہ کے دوران میں کم از کم ۳۷ فیصد کی حد تک بڑھایا جا سکے۔

(۲) مغربی اور مشرقی پاکستان میں فی کس آمدنی کا جو فرق ہے اسے کم کیا جائے۔ اس غرض سے مشرقی پاکستان کی علاقائی پیداوار کی شرح ۳۵ فی صد کی حد تک بڑھائی جائے اور مغربی پاکستان میں ۳۰ فیصدی کی حد تک۔

(۳) کم از کم ۵۵ لاکھ روزگاروں کی نئی آسامیاں پیدا کی جائیں تاکہ مزدور طاقت میں جو اضافہ ہو اسے تمام تر کھپایا جا سکے۔

(۴) چند متعین سماجی مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے معقول حد تک قدم بڑھائے جائیں جیسے آمدنیوں کی تقسیم، دولت اور اقتصادی قوت کے عدم توازن کو کم سے کم کیا جائے۔

(۵) آبادی کے خطرناک حد تک بڑھنے کے رحجان کو روکنا اور اس کے لئے فیصلہ کن اقدامات کرنا تاکہ آبادی کو قبضہ میں رکھا جا سکے۔

پس تیسرا منصوبہ سب سے پہلا ایسا منصوبہ ہے جس نے مختلف قومی نصب العینوں کو ایک واضح اور معین شکل عطا کی ہے اور اس میں ہی پہلی بار مغربی پاکستان اور مشرقی پاکستان کے درمیان فی کس آمدنی کے فرق کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ مزید براں تیسرے منصوبے میں اقتصادی عدل و توازن اور تقسیم دولت کی پالیسیوں کو شعوری طور پر محسوس کیا گیا ہے اور آبادی پر قابو پانے کے لئے پہلی بار معین اقدامات کئے گئے ہیں۔

جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے۔ نشوونما کے مقاصد اور آمدنیوں کی تقسیم اور روزگار کے مابین ایک نوع کا تنازع ضرور موجود ہے۔ نصب العین کے مابین مفاہمت و مصالحت پیدا کرنا ہمیشہ ایک بڑا نازک اور مشکل سوال ہوتا ہے۔ منصوبہ کو وضع کرتے وقت ایسی پالیسیاں واضح طور پر سامنے رکھی گئی تھیں۔ جن کے تحت نہ صرف یہ کہ آمدنیوں کی سطحوں کو بلند کیا جائے بلکہ نشوونما کے باعث آمدنیوں میں جو اضافے ہوں، ان کی متناسب اور بہتر تقسیم کا انتظام بھی کیا جائے۔ دولت کی قوت کو پھیلا دیا جائے تاکہ یہ نہ ہو کہ ساری قوت چند ـــــ بالکل چنندہ ـــــ ہاتھوں میں آکر مرتکز ہو جائے۔ منصوبے کا مقصود یہ بھی ہے کہ وسیع روزگار کے مواقع بہم پہنچائے جائیں۔ علاقائی آمدنیوں میں عدم توازن کو دور کرنا خود دستور ملک کی رُو سے بھی ہمارے فرائض میں داخل ہے۔ اس لئے مشرقی پاکستان کے لئے بلند تر منتہائے ترقی پیش نظر رکھے گئے ہیں۔

منصوبے کا حجم:

منصوبے کے منتہاؤں کو حاصل کرنے کے لئے جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ترقیاتی مصارف کے لئے مجموعاً ۵۲ ارب روپے مختص کئے گئے ہیں یہ دوسرے ترقیاتی منصوبے کی رقم سے دوگنی رقم ہے۔ ۳۰ ارب روپے ایسے شعبوں کے لئے رکھے گئے ہیں جن کو سرکاری خزانے سے پروان چڑھایا جائے گا اور ۲۲ ارب روپے نجی شعبے کے لئے تجویز کئے گئے ہیں۔ منصوبے میں یہ کیفیت تصور کی گئی ہے کہ سرکاری شعبے کے پروگراموں کے ۳۰ ارب روپے میں سے ۱۶ ارب روپے مشرقی پاکستان میں صرف ہونگے اور چودہ ارب مغربی پاکستان میں۔ نجی شعبے کی سرمایہ داری کے ۲۲ ارب روپے میں دونوں صوبے برابر کے شریک ہوں گے۔ سرکاری شعبے کے پروگراموں کے لئے سالانہ اخراجات منصوبے کے پہلے سال کی مقررہ وسعت یعنی ۴ ارب ۷ کروڑ روپے سے بڑھ کر اپنے آخری سال میں ۷ ارب ۳۰ کروڑ روپے تک پہنچے گی۔ مجوزہ مصارف کے باعث نشوونما کی فیصد سالانہ شرح ۶٫۵ ہو جائے گی۔ اس کا مقابلہ دوسرے منصوبے کی مدت کے ۵٫۲ فیصد اور تناظری منصوبے کے بیس سال کی منتہائی شرح ۷٫۲ فیصد سے کیجئے۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

شانِ خاتم الانبیاء صلعم

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی جماعت احمدیہ کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام اور شان کیا تھی۔ کارڈ آنے پر مفت

پتہ صاف لکھیں

محمود احمد قمر ایڈووکیٹ سمن آباد لائلپور

ادراک

تمام اقتصادی پہلوؤں پر بھی جو منصوبے کے نتائج پر اثر انداز ہوتے ہوں۔ صدر پاکستان منصوبہ بندی کمیشن کے چیئرمین بھی ہیں۔ وقتاً فوقتاً پیش آنے والے کاموں کی ہدایت ڈپٹی چیئرمین

فہرست صدقہ برائے علاج مریضاں فضل عمر ہسپتال ربوہ

بابت ماہ وفا ۱۹۶۹ء
جولائی

جن احباب نے ماہ وفا جولائی میں علاج نادار مریضاں کے لئے پانچ روپے یا اس سے زائد رقوم بھجوائی ہیں۔ ان کے اسماء درج ذیل ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو پریشانی اور مشکلات اور بیماریوں سے محفوظ رکھے۔ ہر آن حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

خاکسار مرزا منور احمد

نمبر شمار	نام	رقم
۱	مولوی محمد الدین صاحب پنشنر ربوہ	۵
۲	چوہدری نعمت علی صاحب سرگودھا چھاؤنی	۶
۳	ناصر احمد صاحب ربوہ	۵
۴	محترمہ سارہ بیگم صاحبہ والدہ خواجہ حفیظ اللہ صاحب ڈلہوزی پور	۵۰
۵	” طاہرہ چوہدری صاحبہ لندن پردستہ چوہدری عبدالرحمان صاحب بذریعہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ	۴۰
۶	مسز متین باجوہ صاحبہ فورٹھ ایبر نصرت ایبر نصرت ہوسٹل ربوہ	۵
۷	عطیہ بی بی مریضاں بذریعہ ضیاء الدین صاحب	۶۳
۸	سید خالد محمود شاہ صاحب مینیجر مسلم کمرشل بنک چنیوٹ	۵
۹	مکرم محمد اسلم صاحب باجوہ ایڈووکیٹ سرگودھا	۱۰
۱۰	محترمہ رشیم بی بی صاحبہ چک ۵۶۵ لائلپور	۱۵
۱۱	محترمہ بشریٰ محمود نور صاحب ڈرگ روڈ کراچی	۲۰
۱۲	سیدہ زہرہ بیگم حسین صاحبہ ایم اے حیدرآباد	۲۲
۱۳	مسٹر بنا احمد صاحب چوہدری ماڈرن موٹرز کراچی	۵۰
۱۴	نور زینب صاحبہ معرفت میاں محمد شفیع صاحب جٹ باپ پور سیالکوٹ	۱۰
۱۵	میجر منظور الحسن صاحب سرگودھا روڈ لائلپور	۱۰
۱۶	بیگم صاحبہ غلام احمد صاحب مرحوم معرفت نثار اللہ خان صاحب B-C ۱۲۸ دیپالپور۔ ضلع ساہیوال	۵
۱۷	نور احمد ناصر بھاٹی گیٹ لاہور	۵
۱۸	بیگم صاحبہ چوہدری امین احمد صاحب D ۵ K سکیم کراچی	۲۰
۱۹	سلمیٰ باجوہ صاحبہ سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ	۱۵
۲۰	میجر محمد طیب صاحب ونگ کمانڈر ستلج رینجرز قصور	۱۰
۲۱	رشیدہ بیگم صاحبہ سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ	۱۰
۲۲	مسز امۃ الحفیظ صاحبہ پرانی انارکلی لاہور	۵
۲۳	مسز محمد احمد سامی صاحب گلیکسو لیبارٹریز ریالہ خورد	۵
۲۴	مس نجمہ ریحانہ صاحبہ بنت سید سردار حسین شاہ صاحب مرحوم ربوہ	۶
۲۵	عبدالماجد صاحب دارالفضل	۵
۲۶	چوہدری احمد خان صاحب چک ۱۶۸ مراد بہاولنگر	۵۰
۲۷	طاہر محمود نعمی صاحب مصری شاہ لاہور	۵
۲۸	مرزا محمد الیاس صاحب چمن بلوچستان	۵
۲۹	سعید ربانی صاحب دارالصدر ربوہ	۱۰
۳۰	بیگم صاحبہ کیپٹن چوہدری ہدایت اللہ صاحب گوجرانوالہ	۳۰
۳۱	” ” چوہدری عصمت اللہ صاحب ”	۱۰
۳۲	اہلیہ صاحبہ حاجی عبدالسمیع صاحب آف کویت	۲۰
۳۳	آفتاب احمد صاحب سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ	۵
۳۴	حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ	۱۰
۳۵	چوہدری حفیظ الدین صاحب ایڈووکیٹ ساہیوال	۲۵
۳۶	مس شفقت شہناز صاحبہ مصری شاہ لاہور	۵

اعلان نکاح

مورخہ ۱۰ اگست مکرم مولانا ابوالمنیر نور الحق صاحب فاضل نے میرے چھوٹے بھائی عزیزم مبشر احمد قریشی ابن صوفی عطا محمد صاحب جالندھری کے نکاح کا اعلان عزیزہ سعیدہ مبارکہ صاحبہ بنت مکرم عیسیٰ خان صاحب لائل پوری (جو حضرت حافظ جمال احمد صاحبؓ مرحوم و مغفور مبلغ ماریشس کے صاحبزادے ہیں) کے ساتھ بعوض مبلغ تین ہزار روپے حق مہر کیا۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر رنگ میں مبارک کرے۔

دعاگو بشارت الرحمٰن صاحب پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ

ولادت

۱۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے بیٹے ظفر محمود برادر ڈاکٹر اختر محمود کو جو کہ لندن میں ہیں ۲۳ جولائی کو لڑکی عطا کی ہے۔ نومولودہ محترم قاضی محمد اکرم صاحب مرحوم انسپکٹر پولیس کی پوتی اور مکرم میجر غلام احمد صاحب ڈی بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور کی نواسی ہے۔ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و عافیت کے ساتھ دراز عمر عطا کرے دینی اور دنیاوی نعمتوں سے مالا مال کرے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(والدہ ظفر محمود ۱۲ مال روڈ لاہور)

۲۔ میرے بڑے بھائی محترمی ناصر احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم کے ساتھ پہلا بچہ عطا فرمایا ہے۔ نومولود قریشی عبدالقادر صاحب اوکاڑہ کا پوتا اور شیخ فیروز الدین صاحب آف بہاولنگر کا نواسہ ہے۔ احباب نومولود کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میری والدہ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں ان کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

(عبدالقادر طاہر ڈسپنسری کلاتھ ہاؤس صدر بازار اوکاڑہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم کیپٹن محمد سعید صاحب کی اہلیہ لمبے عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں گزشتہ ہفتہ ان کی چھوٹی بچی عزیزہ نوزیہ قمر کے فوت ہو جانے کی وجہ سے بیماری شدت اختیار کر گئی ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ناصر احمد صدیقی دارالرحمت غربی ربوہ)

۲۔ میری اور میری اہلیہ صاحبہ کی طبیعت کچھ ناساز رہتی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ (عبدالرشید نعیم چک ۳۲ ج ب سرشمیر روڈ لائلپور)

۳۔ اہلیہ برادرم عبدالمنان صاحب چند روز سے علیل ہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

(محمد یوسف ظفر ربوہ)

۴۔ خاکسار کی اہلیہ ایک سال کے عرصہ سے معدہ کی شدید درد کے مرض میں مبتلا ہے۔ علاج میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی مگر تا حال کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ مخلصین جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

عبدالرحیم گوندل غلام رسول ڈاک خانہ لکھن بسمہ

۵۔ ایک مقامی دوست مکرم مولانا مظفر احمد صاحب کی صحت اکثر خراب رہتی ہے اور کاروبار بھی مندا ہے۔ ان کی صحت کی بحالی اور کاروبار میں ترقی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (میل الاول)

۶۔ عزیزہ امۃ الرشید بنت قریشی محمد یوسف صاحب بریلوی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ ان کے خاوند محمد اسحاق صاحب کو بہت پریشانی ہے۔ احباب کرام ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

نمبر شمار	نام	رقم
۳۸	چوہدری محمد طفیل صاحب ننکورد سیالکوٹ شہر	۵
۳۹	شیخ مظفر الدین صاحب بوگرہ مشرقی پاکستان	۱۰۰
۴۰	سید حمید احمد صاحب مجسٹریٹ ملتان	۵۰
۴۱	مبارکہ بیگم صاحبہ کھاریاں	۱۵
۴۲	فضل الرحمٰن صاحب سرائے نورنگ ضلع بنوں	۵۰
۴۳	چوہدری عبدالرزاق صاحب حسین آگاہی ملتان	۵۰ (باقی)

"قدرت نے آپ کو سب کچھ دیا ہے۔
آپ کے وسائل لامحدود ہیں۔ آپ کی مملکت کی
بنیادیں پڑ چکی ہیں۔ اب یہ آپ کا کام ہے کہ
ان بنیادوں پر جلد از جلد اور اچھی سے اچھی عمارت کی
تعمیر کریں۔ لہٰذا بڑھے چلئے، خدا آپ کا حامی و ناصر ہو!
پاکستان زندہ باد۔"

قائد اعظم ۱۴ اگست ۱۹۴۸ء

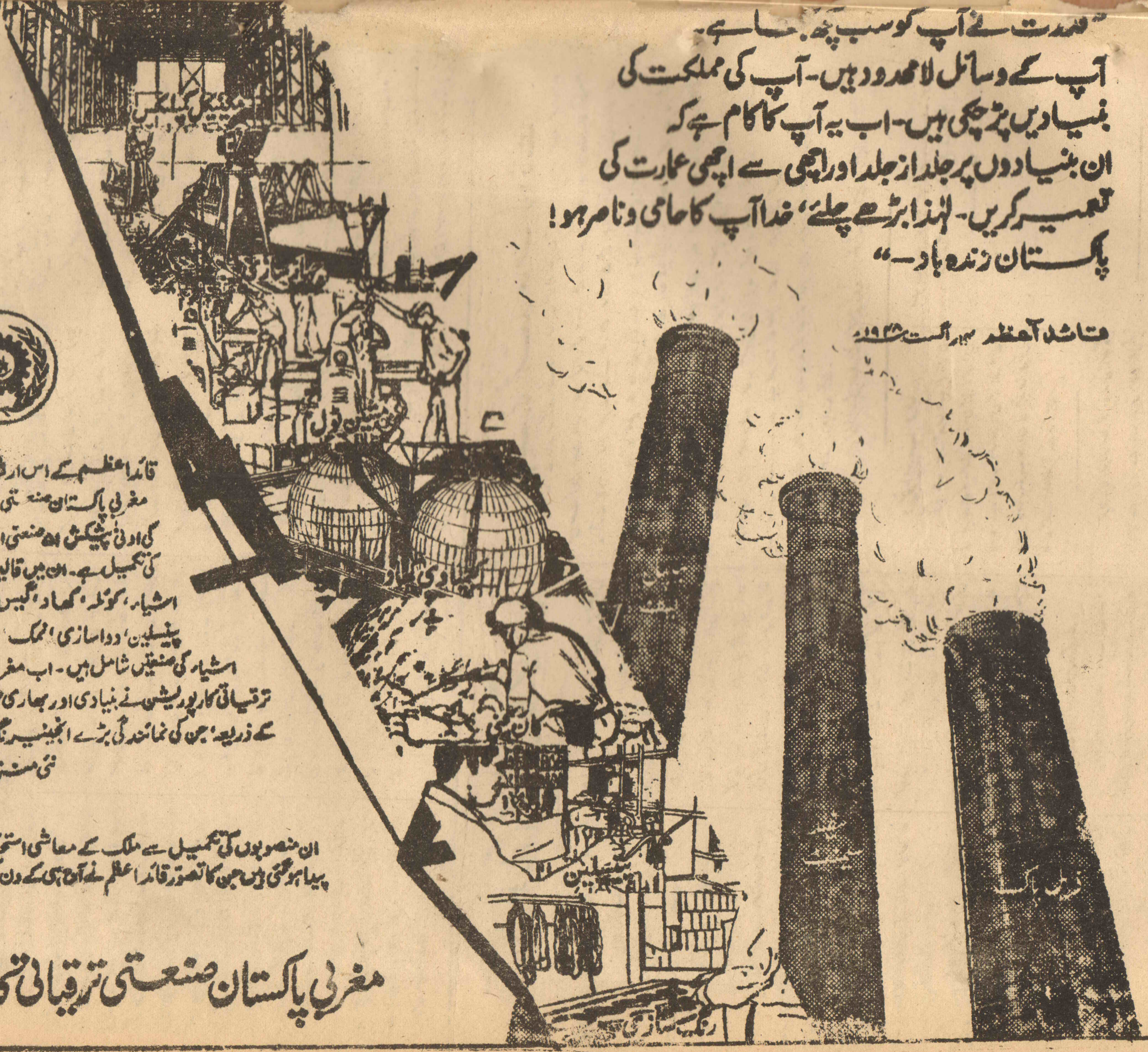

قائد اعظم کے اس ارشاد کی تعمیل میں
مغربی پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن
کی ادنیٰ پیشکش ۱۵ صنعتی اور معدنیاتی منصوبوں
کی تکمیل ہے۔ ان میں قالین، سیمنٹ، کیمیائی
اشیاء، کوئلہ، کھاد، گیس، جپسم، مشین ٹول،
پینسلین، دوا سازی، نمک، جہاز سازی اور ادنیٰ
اشیاء کی صنعتیں شامل ہیں۔ اب مغربی پاکستان صنعتی
ترقیاتی کارپوریشن نے بنیادی اور بھاری صنعتوں کے قیام
کے ذریعہ، جن کی نمائندگی بڑے انجینیرنگ کمپلکس کرتے ہیں،
نئی منزلوں کا تعین کیا ہے۔

ان منصوبوں کی تکمیل سے ملک کے معاشی استحکام کے لئے نئی سمتیں
پیدا ہوں گی جن کا تصور قائد اعظم نے آج ہی کے دن اکیس سال پہلے کیا تھا۔

مغربی پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن

اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا کے الفاظ اُمّتِ محمدیہ کیلئے ایک عظیم بشارت پر مشتمل ہیں

جب بھی آنحضرتؐ کی اُمّت کو حفاظت کی ضرورت ہوگی اللہ تعالےٰ اس کی حفاظت کے ذرائع پیدا کردیگا

(۸)

سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ النصر کی آیت فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا کی تفسیر کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:۔

"پس اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا۔ کے الفاظ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ تسلّی دی گئی ہے کہ جب بھی آپ کی قوم کو حفاظت کی ضرورت ہوگی۔ جب بھی کسی اصلاح کی ضرورت ہوگی خدا تعالےٰ اس کی حفاظت اور اصلاح کے ذرائع پیدا کردے گا اور اس خرابی کے مناسب حال شخص پیدا کردے گا چنانچہ واقعات بتاتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا سُنی گئی، اور امت میں جب بھی کوئی خرابی پیدا ہوئی تو اس کی اصلاح کے لئے اللہ تعالےٰ نے اس کے مناسب حال شخص کھڑا کردیا چنانچہ جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے جب رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اس وقت بڑے بڑے صحابہ گھبرا گئے۔ حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ جیسا زبردست شخص بھی گھبرا گیا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو صدیقیت کے مقام پر کھڑا کردیا اور تمام مسلمان ایک ہاتھ پر جمع ہوگئے اور جتنے فتنے اس وقت کھڑے ہوتے ان کا مقابلہ کرنے کی قوت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دی گئی۔ باوجود اس کے کہ آپ کی طبیعت نرم تھی لیکن آپ نے فتنوں کو دبانے کے لئے جو کام کیا اس کو دیکھ کر انسان دنگ رہ جاتا ہے۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خلافت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اُن دعاؤں کا نتیجہ میں تھی جو آپ نے اللہ تعالےٰ کے حکم کے ماتحت کیں۔

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد اللہ تعالےٰ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو کھڑا کردیا چونکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لڑائیوں کا سلسلہ شروع ہوچکا تھا اور ایرانیوں اور شامیوں کے ساتھ مٹھ بھیڑ ہو رہی تھی۔ اس لئے آپ کی وفات کو بے وقت سمجھا گیا۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے خلافت پر متمکن ہوتے ہی ایسی راہنمائی کی کہ مصر، شام اور فلسطین کے سارے علاقے مسلمانوں کے ماتحت آ گئے اور قیصر و کسریٰ کی ساری طاقتیں ختم ہوگئیں اور ایک طرف مسلمانوں کی ایک مستحکم سلطنت قائم ہوگئی اور دوسری طرف مسلمان ایک ہاتھ پر اکٹھے رہے اور ان میں کوئی خرابی پیدا نہ ہوئی، بلکہ آپ کی خلافت میں اسلام کا وہ رعب و دبدبہ قائم ہوا کہ مسلمان بڑے بڑے بادشاہوں کو خاطر میں نہ لاتے تھے۔ پس محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا دوسرا اثر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وجود میں ظاہر ہوا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے وجود بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا نتیجہ تھے۔ پھر حضرت عمر بن عبدالعزیز اور مجددین امت جو مختلف ممالک اور مختلف زمانوں میں اسلام کی حفاظت اور اسلام کی صحیح صورت کو قائم رکھنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ سب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کی بدولت ہی تھے۔ اور پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے تیرہ سو سال بعد جب ایک طرف آپؐ کے ماننے والے اسلام کو چھوڑ بیٹھے اور اس پر عمل ترک کردیا اور دوسری طرف مغربی اقوام نے اسلام پر تبر بول دیا اور چاہا کہ اسلام کا نام تک مٹا دیا جائے ایسی نازک حالت میں اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث کردیا اور آپ کے ذریعہ مسلمانوں کی ایسی جماعت قائم کردی جو ایک طرف صحیح اسلام کا نمونہ تھی اور دوسری طرف وہ اسلام کے لئے اپنے اموال اور اپنی جانوں کو قربان کرنے والے تھے اور اس طرح اسلام از سرِ نو زندہ ہوگیا۔" (تفسیر کبیر جلد ۱۱ ص ۱۱۲)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

حکومت نئی نسل کی فلاح پر خاص توجہ دے رہی ہے

اسلام آباد۔ ۱۳ر اگست۔ منصوبہ بندی کے ڈپٹی چیئرمین جناب ایم ایم احمد نے بتایا ہے حکومت اس سال سماجی شعبوں پر ۴۰ کروڑ روپے خرچ کرے گی۔ یہ رقم کل اخراجات کا ۲۰ فی صد ہے۔ علاوہ ازیں چوتھے پانچ سالہ منصوبے میں نئی نسل اور نوجوانوں کی فلاح و بہبود اور رہنمائی کے لئے لمبی مدت کے منصوبے بنائے جائیں گے۔ انہوں نے یہ بات یہاں قومی ترقی میں بچوں اور نوجوانوں کی اہمیت کے موضوع پر قومی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ اس کانفرنس میں دونوں صوبوں کے نمائندے شرکت کر رہے ہیں۔

تین سی ایس پی افسروں کو ریٹائر کر دیا گیا۔

راولپنڈی ۱۳ر اگست۔ مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل اے ایم یحییٰ خان نے سول سروس کے تین افسروں کو فوری طور پر ریٹائر کر دیا ہے۔ ان کے نام مسٹر روح القدس سی ایس پی، مسٹر احمد فضل الرحمٰن سی ایس پی اور مسٹر کے ایم شمس الرحمٰن سی۔ ایس۔ پی ہیں۔

مغربی پاکستان کے متعدد علاقوں میں طغیانی

لاہور ۱۳۔ مغربی پاکستان کے وسطی اور شمالی علاقوں میں حالیہ بارشوں کے بعد متعدد ندی نالوں اور دریاؤں میں طغیانی آگئی ہے۔ ضلع ہزارہ میں شدید بارش اور بجلی گرنے سے ۱۶۔ افراد ہلاک ہو چکے ہیں اور چٹانیں گرنے سے بالاکوٹ روڈ پر آمدورفت بند ہوگئی ہے کل رات گجرات میں ساڑھے چار گھنٹے تک شدید بارش ہوئی جس سے نالہ بھمبر اور نالہ دلی میں طغیانی آگئی اور اور پندرہ دیہات زیرِ آب آگئے۔ کئی علاقوں میں تین تین فٹ پانی کھڑا ہے نالہ بھمبر میں طغیانی سے لالہ موسیٰ شہر میں پانی داخل ہوگیا ہے اور کئی علاقوں میں پانچ سے آٹھ فٹ تک پانی کھڑا ہے مجموعی طور پر چالیس دیہات پانی میں گھر گئے ہیں۔

بنک ۱۴ر اگست کو بند رہیں گے

لاہور ۱۳ر اگست۔ سٹیٹ بنک آف پاکستان اور دوسرے تمام بنک یوم پاکستان کی موقع پر چھٹی کی وجہ سے ۱۴ر اگست کو بند رہیں گے

محترم ملک نبی محمد صاحب کی وفات

خاکسار کے والد بزرگوار ملک نبی محمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو ۱۹۰۱ء میں بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے بقضائے الٰہی مختصر سی علالت کے بعد مورخہ ۷ر اگست ۱۹۶۹ء بروز جمعرات بوقت ساڑھے سات بجے صبح بعمر قریباً اسی سال داعیٔ اجل کو لبیک کہہ کر مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

جنازہ بذریعہ ٹرک موضع گھوگھیاٹ سے ربوہ لایا گیا۔ ۸ر اگست بروز جمعہ بعد نماز فجر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے از راہ کرم نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد مرحوم کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص صحابہ مسیح موعودؑ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ والد صاحب مرحوم مغفور بلند اخلاق منکسر المزاج، پابند صوم و صلوٰۃ، تہجد گزار، اور نہایت نیک انسان تھے۔ آپ نے اپنے بعد خدا کے فضل سے بڑا احمدی کنبہ چھوڑا۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ خداوند کریم والد مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام اور بلند درجات بخشے۔

(محمد بشیر انسپکٹر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ۔ از گھوگھیاٹ ضلع میانوالی)

درخواست دعا

مکرم ملک منور احمد صاحب ایم ایس سی کی اہلیہ صاحبہ کا معمولی کا اپریشن آج لاہور میں ہو رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپریشن کامیاب کرے نیز ان کی اہلیہ صاحبہ کو کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

میری بچی امۃ الباسط بعمر ۲ سال ٹائیفائڈ کی وجہ سے بیمار ہے اور بغرض علاج فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہے احباب اس کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

ملک محمد احمد۔ دفتر امانت تحریک جدید ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴